مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی
استاد بلال دار العلوم لبمی ملاوی

ایک مجلس علم وعرفان کا آنکھوں دیکھا حال

دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث وصدر المدرسین
حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری مدظلہ کی زیارت وملاقات اور استفادہ

حضرات اکابر علمائے دیوبند سے عشق ومحبت، عقیدت واحترام اپنے اساتذہ ومشائخ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ، خیبر پختونخواہ پاکستان بالخصوص شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہم، شیخ الحدیث حضرت مولانا مطلع الانوار صاحب رحمہ اللہ (فاضل دار العلوم دیوبند وتلمیذ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ) اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم (مصنف کتب کثیرہ، شارح صحیح مسلم، خطیب وادیب اور بانی جامعہ ابوہریرہ والقاسم اکیڈمی نوشہرہ) سے ورثہ میں ملی ہے اور یہ عقیدت واحترام اور ان پر اعتماد اپنے لیے وسیلہ ظفر سمجھتا ہوں، اللہ تعالی اکابر کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق رفیق فرمائے۔آمین

احقر عرصہ دو سال سے ملاوی میں بغرض درس وتدریس مقیم ہے، اللہ تعالیٰ احقر کے محسن حضرت مولانا عبدالرحمان سلاوٹ صاحب مدظلہ کو جزائے خیر سے نوازے جس نے ملاوی بلایا اور خدمت کا موقع دیا، ان شا اللہ دو سالوں کی مکمل کارگذاری قارئین کی خدمت میں پیش کروں گا۔ہندوستان کے تقریبا اکثر مشاہیر علما اور اکابر کا یہاں ورود ہوتا ہے اور ہم خدام وطلاب کو ان سے استفادہ کی سعادت نصیب ہوتی ہے، چنانچہ ولی کامل پیر طریقت حضرت مولانا قمر الزمان الہ آبادی مدظلہ، مصلح وقت حضرت مولانا مفتی احمد خان پوری مدظلہ (کئی کتابوں کے مصنف، مہتمم جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل جہاں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ جیسے اکابر پڑھا چکے ہیں اور شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہ انہی کے اصرار اور خواہش پر اپنی آپ بیتی "یادیں" تحریر فرما رہے ہیں) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف صاحب مدظلہ (شیخ الحدیث مولانا یونس جونپوری رحمہ اللہ کے معتمد اور شاگرد خاص، اور دار العلوم دیوبند کے شوری کے رکن)، مشہور مبلغ حضرت مولانا احمد لاٹ صاحب مدظلہ، جامعہ فلاح دارین

ترکیسر گجرات انڈیا کے اساتذہ، مفتی محمد سندھی (انگلینڈ) اور مولانا سلیمان ملا (ساتھ افریقہ) وغیرھم اس دو سال کے عرصہ میں تشریف لائے ہیں۔

27 رمضان المبارک 1439ھ کو دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث وصدرالمدرسین حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری مدظلہم تشریف لانے والے تھے، جس کی خبر احقر کو چند دن قبل اپنے محسن حضرت مولانا محمد سعید باوا صاحب نے دی (مولانا بزرگ عالم دین ہیں، ملاوی میں تیس سال سے زیادہ ایک ہی مدرسہ جامعہ اسلامیہ لمبی میں قرآن پاک کی خدمت کی، یہاں کے اکثر حفاظ آپ ہی کے شاگرد ہیں) حضرت مفتی صاحب کا شعبان کے آخر سے شوال کے شروع تک افریقہ کا دورہ تھا، جس میں ملاوی بھی شامل تھا۔

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب کی شخصیت کسی تعارف کے محتاج نہیں، صرف دارالعلوم دیوبند سے نسبتِ تدریس ہی بڑی بات ہے، مگر حضرت دارالعلوم میں عرصہ پچاس سال سے پڑھا رہے ہیں اور وہاں کے صدر مدرس ہونے کے ساتھ شیخ الحدیث بھی ہیں، آپ کو دنیا ایک مصنف اور شارح احادیث نبویہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیۃ سے بھی جانتی ہے، آپ علوم ولی اللہی کے آمین بھی ہیں حجۃ اللہ البالغہ کی شرح رحمۃ اللہ الواسعہ کے نام سے لکھ کر حجۃ اللہ البالغہ کو نہایت آسان بنایا۔ تحف الالمعی شرح سنن الترمذی، تحف القاری شرح صحیح البخاری، آپ فتوی کیسے دیں؟، الفوزالکبیر کی تعریب، اور شرح صحیح مسلم وغیرہ کتابوں سے علما اور طلبا مستفید ہو رہے ہیں۔

احقر کے لیے حضرت مفتی صاحب کی زیارت نعمت غیر مترقبہ تھی، مدتوں کی آرزو اللہ تعالی نے پوری کرادی۔ والحمدللہ

27 رمضان کو عصر کے بعد بلال دارالعلوم کے پرنسپل اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد خورشید صاحب (مولانا جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی کے فاضل اور سابق استاد ہیں، قابل استاد اور شفیق اتالیق ہونے کے ساتھ تعلیم کے جملہ امور بخوبی انجام دے رہے ہیں) اور منتظم اعلی اور نگران اعلی دارالحفظ حضرت قاری محمد اسحاق صاحب (قاری صاحب کا تعلق صوابی سے ہے، نہایت خلیق، مہمان نواز، مدبر اور بے پناہ انتظامی صلاحیتوں کے مالک ہیں، مدرسہ کے تمام انتظامی اور مالی امور آپ ہی سرانجام دیتے ہیں) کے ہمراہ مدینہ مسجد لمبی جہاں حضرت مفتی صاحب کے بیانات تھے، عشا کے بعد حاضری دی، حضرت مفتی صاحب کا بیان جاری تھا، سلام، مصافحہ اور معانقہ کے بارے میں فرما رہے تھے کہ مسلمانوں سے سلام کا رواج ختم ہو رہا ہے، جسے جانتے ہیں اسے سلام کرتے ہیں اور جسے نہیں جانتے اسے سلام نہیں کرتے،

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: أی الاعمالِ خیر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِن تطعِم الطعام وتقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرِف۔

فرمایا: ہمیں حکم ہے کہ سلام کو رواج دو، اب یہ طریقہ بھی غیروں نے اپنایا کہ وہ ہائے شائے کرنے لگے ہیں خواہ جاننے والا ہو یا غیر جاننے والا۔

فرمایا: آتے وقت بھی سلام کرنی چاہیئے اور جاتے وقت بھی، البتہ آتے ہوئے سلام اور مصافحہ دونوں ہیں، اور جاتے وقت صرف سلام ہے، ہاں! کہیں دور جانا ہو تو مصافحہ بھی کر سکتے ہیں۔

فرمایا: ہم سلام کو مصافحے کی دعا سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ملنے کی دعا ہے، جیسا کہ مجمع الزوائد میں حدیث ہے: کان رسول اللہِ صلی اللہ علیہِ وسلم إذا لقِی أصحابہ لم یصافِحھم حتی یسلِم علیھِم مصافحے کی دعا الگ ہے، اور وہ کوئی دعا آپ دے سکتے ہیں البتہ مصافحے کی بہتر دعا یغفر اللہ لنا ولکم ہے۔

فرمایا: بعض لوگ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں یا چند انگلیاں ملاتے ہیں یہ بھی غلط ہے، کیونکہ مصافحہ باب مفاعلہ سے ہے اور صفحہ کسی کتاب کے ایک ورق کو کہتے ہیں، جیسے قرآن پاک کے صفحات ہیں، اس طرح ہمارے ہاتھوں کے بھی دو صفحے ہیں، تو ایک ہاتھ ملانے سے ایک ایک صفحہ ملے گا، جب کہ مصافحہ میں دونوں صفحے ملنے چاہیئے، لہٰذا مصافحہ کا مسنون طریقہ دونوں ہاتھوں سے ہے۔

حدیثِ جبرائیل کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: کہ عقائد کی مثال ربڑ کی سی ہے کسی نے زیادہ کھینچا تو عقائد کی تعداد زیادہ بتا دی، اور کسی نے کم کھینچا تو عقائد کی تعداد کم بتا دی جیسا کہ بہشتی زیور میں 49 ذکر ہیں اور تعلیم الاسلام میں 26 ذکر ہیں، اور اس حدیث میں اصل عقائد کی تعداد 7 ہے۔ ایمان مجمل اور مفصل میں بھی یہی سات مذکور ہیں۔

حدیثِ جبرائیل کے ضمن میں مسئلہ تقدیر کو مثالوں کے ذریعے خوب واضح فرمایا، اسما و صفات پر گفتگو فرمائے بعض لوگوں پر مدلل انداز میں رد فرمایا۔

مدینہ مسجد میں مفصل خطاب کے بعد جامعہ اسلامیہ جامعہ اسلامیہ بزرگ عالم دین حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ کا قائم کردہ گلشن ہے جس میں وقتاً فوقتاً دنیا بھر کے اکابر علما اور مشائخ تشریف لاتے رہتے ہیں، میں علما کے ساتھ حضرت مفتی صاحب نے سوال و جواب کی خصوصی نشست فرمائی، احقر اس مجلس میں شریک نہ ہوسکا، جس کا انتہائی افسوس ہے۔

بہر حال! اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کا سایہ صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر قائم و دائم رکھے۔ آمین